✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت جماعت احمدیہ
وقت 5-7منٹ

جماعت احمدیہ کا تعارف

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

هُوَالَّذِيْ بَعَثَ فِي الْأُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (الجمعہ:03)

کہ وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔

آؤ لوگو! کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طَور تسلّی کا بتایا ہم نے

معزز سامعین! میری آج آپ حاضرین کے سامنے جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کرنا ہے۔

جماعت احمدیہ مسلمانوں کی ایک مشہور، منظّم اور فعّال جماعت ہے جس کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے 23 مارچ 1889ء کو رکھی۔ جس کا ذکر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے قرآن کریم میں یوں آیا ہے۔ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعہ:04) کہ انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اُسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ (ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ) یہی وہ فرقہ ہے جس کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ (ابن ماجہ کتاب الفتن) کہ اس پر ایمان لانے والے کوئی ازدہام، کوئی بھیڑ اور صرف کوئی گروہ نہیں ہوگا بلکہ وہ ایک منظّم جماعت ہوگی اور اُس کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہوگی کہ مَاأَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ (ترمذی کتاب الایمان) کہ اِس جماعت میں وہ لوگ ہوں گے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کے نمونہ پر چلنے والے ہوں گے۔ اِس جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی منشاء اور اِذن نیز پیشگوئیوں کے مطابق مسیح اور مہدی کا اعلان فرمایا۔ مارچ 1982ء میں آپؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا۔

قُلْ اِنِّيْ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ کہ تو کہہ دے کہ میں مامور کیا گیا ہوں اور مَیں اِس بات پر سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔

سامعین! گو اِس الہام میں آپؑ کو "مامور" کے الفاظ سے نوازا گیا اور اس کے بعد مسلسل الہامات میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو مجدّد کہا گیا اور پھر آپؑ نے اُمّی نبی ہونے کا دعویٰ فرمایا اور آپؑ کی بعثت کا مقصد اللہ تعالیٰ نے الہام يُحْيِيْ الدِّيْنَ وَيُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ میں قرار دیا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ یعنی آپؑ دینِ اسلام کو زندہ کریں گے اور شریعتِ اسلامیہ کو از سرِ نو قائم کریں گے۔ یہ وہی مفہوم ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا کہ لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِّنَ السَّمَآءِ کہ اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی جا چکا ہو گا تو ایک شخص فارسی النسل اُسے دوبارہ آسمان سے اُتارے گا (اور شریعت قائم کرے گا)

آپؑ نے اللہ تعالیٰ سے اِذن پا کر 23 مارچ 1889ء کو ایک جماعت کی بنیاد رکھی۔ آپؑ نے اِس کا نام "احمدیہ" تجویز پایا۔ آغاز میں 313 اصحاب نے آپؑ کے ہاتھ پر بیعت کی جن کے اسماء ایک رجسٹر پر تحریر کئے گئے۔ یہ بیعت لدھیانہ کے حضرت صوفی احمد جانؓ کے گھر پر لی گئی اور حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ نے سب سے پہلے بیعت کی۔ قادیان سے ایک آواز احیائے دینِ اسلام اور قیامِ شریعتِ اسلامیہ کے لئے بلند ہوئی تھی جو آج 135 سال گزر جانے کے بعد اربوں میں تبدیل ہو چکی ہے۔ قادیان میں بلند ہونے والا اعلَم اب 214 ممالک میں پوری آب و تاب کے ساتھ لہرا رہا ہے۔ یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز بروز ترقی پذیر ہے اور جماعت احمدیہ کی

آواز ایم ٹی اے کے آٹھ چینلز کے ذریعہ دن رات دنیا کے کونے کونے میں گونج رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی تعداد 85 سے زائد ہے جو روحانی خزائن کے نام سے 23 ضخیم جلدوں میں طبع شدہ ہے۔ حضورؑ کے خطبات، تقاریر اور دروس اس کے علاوہ ملفوظات کی 10 ضخیم جلدوں میں دستیاب ہے۔ اشتہارات، مکتوبات، خطوط الگ طور پر ہیں۔

سامعین! جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے سب سے پہلے ہمیں اُس اللہ کے حوالہ سے بتانا ہے جس نے یہ مبارک سلسلہ جاری فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ آپؑ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں فرماتے ہیں:

”ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اِس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔ اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن۔ جلد 19 صفحہ 21-22)

پھر فرمایا۔

”اے سننے والے! سُنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اُسی کے ہو جاؤ۔ اُس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اَب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطّل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں... جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے... وہ سب سے اُوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفاتِ کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامدِ حقّہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبداء ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شے کا اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متّصف ہے ہر ایک کمال سے اور مُنزّہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اِس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں۔“

(الوصیّت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309-310)

سامعین! دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا اپنے وفادار بندوں سے جو تعلق ہے اُس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”درحقیقت وہ خدا بڑا زبردست اور قوی ہے جس کی طرف محبّت اور وفا کے ساتھ جھکنے والے ہرگز ضائع نہیں کئے جاتے۔ دشمن کہتا ہے کہ مَیں اپنے منصوبوں سے اُن کو ہلاک کردوں اور بداندیش ارادہ کرتا ہے کہ مَیں اُن کو کُچل ڈالوں مگر خدا کہتا ہے کہ اے نادان! کیا تو میرے ساتھ لڑے گا؟ اور میرے عزیز کو ذلیل کرسکے گا؟ درحقیقت زمین پر کچھ نہیں ہو سکتا مگر وہی جو آسمان پر پہلے ہو چکا اور کوئی زمین کا ہاتھ اس قدر سے زیادہ لمبا نہیں ہو سکتا جس قدر کہ وہ آسمان پر لمبا کیا گیا ہے۔ پس ظلم کے منصوبے باندھنے والے سخت نادان ہیں جو اپنے مکروہ اور قابلِ شرم منصوبوں کے وقت اُس برتر ہستی کو یاد نہیں رکھتے جس کے ارادہ کے بغیر ایک پتّہ بھی گر نہیں سکتا۔ لہٰذا وہ اپنے ارادوں میں ہمیشہ ناکام اور شرمندہ رہتے ہیں اور ان کی بدی سے راستبازوں کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا بلکہ خدا کے نشان ظاہر ہوتے ہیں اور خلق اللہ کی معرفت بڑھتی ہے۔ وہ قوی اور قادر خدا اگرچہ ان آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا مگر اپنے عجیب نشانوں سے اپنے تئیں ظاہر کر دیتا ہے۔“

(کتاب البریّہ مقدمہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 19-20)

سب کا وہی سہارا رحمت ہے آشکارا
ہم کو وہی پیارا دلبر وہی ہمارا
اُس بن نہیں گزارا غیر اُس کے جھوٹ سارا
یہ روز کر مبارک سبحان من یّرانی

سامعین! جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ پر کامل یقین کے بعد اُس کے بھجوائے ہوئے تمام برگزیدہ انبیاء و رُسل اور فرستادوں پر ایمان لاتی ہے۔ سب سے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام نبیوں کا سردار و سرتاج اور خاتم النبیین تصور کرتی ہے۔ آپؐ پر جو کتاب اُتری وہ آخری کتاب ہے۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک ختمِ نبوت کے یہ معنی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپؐ کی نبوت کے فیضان کا دائرہ قیامت تک ممتد ہے ہاں سورۃ النساء آیت 70 کے مطابق آپؐ کے بعد ظلّی، اُمّی نبی آسکتا ہے۔ اِسی طرح صدیق، شہید اور صالح بھی آسکتے ہیں۔ آپؐ نے حضرت ابراہیمؑ کی وفات پر لَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيْقًا نَبِيًّا (ابن ماجہ) کہ اگر یہ ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور سچا نبی ہوتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے قُوْلُوْا اِنَّهٗ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ۔ کہ اے لوگو! تم یہ تو ضرور کہو کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں مگر یہ ہرگز نہ کہو کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ظلّی اور امتی نبی ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

"میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ مَیں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرتِ مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی از روحانی خزائن جلد 22 صفحہ: 503)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

"مجھے اللہ جلشانہ کی قسم ہے کہ مَیں کافر نہیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میرا عقیدہ ہے اور لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔ مَیں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حرف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول کے فرمودہ کے برخلاف نہیں... مَیں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وُہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلّہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلّہ میں تو بفضلہٖ تعالیٰ یہی پلّہ بھاری ہوگا۔"

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 67)

پھر فرماتے ہیں:

"تمام آدم زادوں کے لئے اَب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اِسی دُنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رُتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13-14)

قرآنِ کریم کے متعلق آپؑ نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

"آج رُوئے زمین پر سب الہامی کتابوں میں سے ایک فرقانِ مجید ہی ہے کہ جس کا کلام الٰہی ہونا دلائل قطعیہ سے ثابت ہے۔ جس کے اصولِ نجات کے بالکل راستی اور وضع فطرتی پر مبنی ہیں۔ جس کے عقائد ایسے کامل اور مستحکم ہیں جو براہینِ قویّہ ان کی صداقت پر شاہد ناطق ہیں جس کے احکام حق محض پر قائم ہیں جس کی تعلیمات ہریک طرح کی آمیزش شرک اور بدعت اور مخلوق پرستی سے بکلّی پاک ہیں جس میں توحید اور تعظیم الٰہی اور کمالات حضرت عزت کے ظاہر کرنے کے لئے انتہا کا جوش ہے جس میں یہ خوبی ہے کہ سراسر وحدانیت جنابِ الٰہی سے بھرا ہوا ہے اور کسی طرح کا دھبّہ، نقصان اور عیب اور نالائق صفات کا ذاتِ پاک حضرت باری پر نہیں لگاتا اور کسی اعتقاد کو زبردستی تسلیم کرانا نہیں چاہتا بلکہ جو تعلیم دیتا ہے اس کی صداقت کی وجوہات پہلے دکھلا دیتا ہے اور ہر ایک مطلب اور مدّعا کو حجج اور براہین سے ثابت کرتا ہے اور ہریک اصول کی حقیّت پر دلائل واضح بیان کر کے مرتبہ یقینِ کامل اور معرفتِ تام تک پہنچاتا ہے اور جو جو خرابیاں اور ناپاکیاں اور خلل اور فساد لوگوں کے عقائد اور اعمال اور اقوال اور افعال میں پڑے ہوئے ہیں ان تمام مفاسد کو روشن براہین سے دُور کرتا ہے اور وہ تمام آداب سکھاتا ہے کہ جن کا جاننا انسان کو انسان بننے کے لئے

نہایت ضروری ہے اور ہر ایک فساد کی اسی زور سے مدافعت کرتا ہے کہ جس زور سے وہ آج کل پھیلا ہؤا ہے۔ اس کی تعلیم نہایت مستقیم اور قوی اور سلیم ہے گویا احکام قدرتی کا ایک آئینہ ہے اور قانونِ فطرت کی ایک عکسی تصویر ہے اور بینائی دلی اور بصیرتِ قلبی کے لئے ایک آفتاب چشم افروز ہے۔"

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد1 صفحہ 81-82)

سامعین! جماعت احمدیہ کا تعارف بیان کرتے ہوئے مسلمانوں کے ایک عقیدہ کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر جانے کے بارہ میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآنِ کریم کی تیس آیات سے حضرت مسیح ناصری کی وفات ثابت فرمائی اور فرمایا کہ اِن کے آسمان سے اُترنے کا انتظار بے سُود ہے۔ آپؑ نے سورۃ آل عمران کی آیت 145 بنیادی طور پر پیش کی یعنی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ کہ حضرت محمدؐ اللہ کے ایک رسول ہیں اور اس سے قبل تمام رسول وفات پا گئے ہیں۔ ایک حدیث میں حضرت عیسیٰؑ نے 120 سال کی عمر میں طبعی وفات پائی اور صحابہ کرامؓ نے وفات مسیح پر اجماع کیا ہے۔ سو جماعت کا موقف قرآن، احادیث، صحابہؓ اور بزرگان و اکابرینِ امت کے اقوال کے مطابق حضرت مسیح ناصریؑ وفات پا گئے ہیں اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مسیح و مہدی بنا کر بھیجے گئے۔ جنہوں نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔

غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہو آسمان پر
مدفون ہو زمیں میں شاہِ جہاںؐ ہمارا

سامعین! جماعت احمدیہ کے تعارف میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ مَیں صرف ایک اور اہم امر بیان کر کے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اور وہ ہے پیشگوئی اور بشارتوں کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد خلافت کا قیام ہے۔ خلافتِ احمدیہ کا روحانی نظام قرآن کریم کی سورۃ النّور کی آیت 56 کے مطابق ہے۔ احادیث میں بھی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ پر خلافت کے قیام کا ذکر ہے اور یہ بابرکت نظام پوری دنیا کے مسلمان فرقوں اور تنظیموں میں کسی میں قائم نہیں ماسوائے جماعت احمدیہ کے جن کی بدولت جماعت احمدیہ نہ صرف آج متحد اور منظم جماعت ہے بلکہ ترقی پذیر ہے۔ ترقیات کی ایک معمولی جھلک مَیں اوپر بیان کر آیا ہوں۔ قادیان سے اٹھنے والی آواز آج کروڑوں آوازوں میں تبدیل ہو کر 214 ممالک اور جزائر میں پھیل چکی ہے۔ قادیان کی ایک مسجد اقصیٰ اب دنیا بھر میں 10 ہزار مساجد سے زائد میں تبدیل ہو چکی ہے۔ 78 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ہو چکے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے تعارف میں ایک بہت بڑی کامیابی مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ یعنی ایم ٹی اے کا فیض ہے جو رات دن، صبح شام اسلام احمدیت پیغام کی صورت میں دنیا بھر میں پھیل رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مَیں عین ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں...نہ صرف یہ کہ مَیں اس زمانہ کے لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہوں بلکہ خود زمانے نے مجھے بلایا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد21 صفحہ:428)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ:

"مَیں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُسی نے مجھے بھیجا ہے اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اُسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اُسی نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ:503)

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدّامِ ختم المرسلین
شرک و بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدؐ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے اپنے ایک پیغام میں فرمایا:

”آپ میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دے اور اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھے اور یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھے کہ اس کی ساری ترقیات اور کامیابیوں کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی ہے۔ وہی شخص سلسلہ کا مفید وجود بن سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ جب تک آپ کی عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت رہیں گی اور آپ اپنے امام کے پیچھے پیچھے اس کے اشاروں پر چلتے رہیں گے اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت آپ کو حاصل رہے گی۔“

(روزنامہ الفضل 30 مئی 2003ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ خلافت سے پوری محبت اور اطاعت سے وابستہ رکھے۔ آمین

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)

✡✡✡✡